بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۹ ظہور ۱۳۴۹ہش - ۹ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر آن اور ہر پل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الھٰکم التکاثر حتّٰی زرتم المقابر کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دُنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے کلّا سوف تعلمون مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا۔ ثم کلّا سوف تعلمون۔ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ کلّا لو تعلمون علم الیقین اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنّمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ مَیں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سُنتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

غرضکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ ۔ ۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

اخبار احمدیہ

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۸ ظہور۔ کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ نظام الوصیت کی اہمیت اور اس کے مقاصد کو واضح کرتے ہوئے تلقین فرمائی کہ ہر احمدی کو جلد سے جلد اس مبارک نظام میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنی چاہیئے۔

● مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نائب ناظم مال وقفِ جدید ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا اب وہ بغرض علاج پشاور جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایبٹ آباد میں تا اطلاع ثانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے صرف اتوار کو ملاقات ہوا کرے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

وقت کی ایک اہم ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۶ جون ۱۹۷۰ء میں فرمایا:-

"تیسری بات جو مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علاوہ مال کے ہمیں آدمیوں کی بھی ضرورت ہے۔ ۔ ۔ ۔ انگلستان میں جب مَیں نے تحریک کی تو وہاں کے بعض بڑے بڑے تعلیمیافتہ اور اُونچی ڈگریاں لینے والے احمدی ڈاکٹروں نے افریقہ میں کام کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں۔ ۔ ۔ ۔ بہرحال ہمیں کم سے کم تیس ڈاکٹروں اور سترا ٹیچروں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کریں۔"

پس حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بی۔ ایس سی فرسٹ ڈویژن ٹرینڈ اور ایم۔ اے، ایم۔ ایس سی ٹرینڈ ٹیچر تنویر ریٹائرڈ صحت مند ایم۔ بی بی۔ ایس یا ایسے ڈاکٹرز جو عنقریب ریٹائر ہونے والے ہیں رضاکارانہ طور پر بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنی خدمات پیش کریں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ ظہور ۱۳۴۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید اور رسالت

سورہ بقرہ کے آغاز میں اللہ تعالےٰ نے ان حقائق کا ذکر فرمایا ہے جن پر ایک متقی کو ایمان لانا ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو غیب پر ایمان کی تاکید کی گئی ہے۔ دوسری چیز رسالت ہے۔

غیب کی مرکزی ہستی تو اللہ تعالےٰ ہے۔ اللہ تعالےٰ کو غیب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ظاہر حواس سے محسوس نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی اللہ تعالےٰ کو ہمارے ابصار یعنی ظاہر حواس محسوس نہیں کر سکتے دوسرے لفظوں میں اللہ تعالےٰ چونکہ وراء الوریٰ ہستی ہے اس لئے انسان کے ظاہری حواس اس کو پا نہیں سکتے۔ البتہ اللہ تعالےٰ چاہے تو اپنے آپ کو انسانی حواس کو اپنے وجود سے خبردار کر سکتا ہے۔ یہاں ہم اس بحث میں نہیں جا رہے۔ ہماری غرض اس چھوٹے سے اداریہ میں رسالت کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

جس طرح ایک متقی کے لئے اللہ تعالےٰ پر جو غیب ہے ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ دراصل رسالت اللہ تعالےٰ کو جاننے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے رسول ہی اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق صحیح علم دے سکتے ہیں اس لئے بغیر رسالت کے اللہ تعالےٰ کا وجود انسان پر اس صفائی سے ظاہر نہیں ہو سکتا جس صفائی سے اس کا جاننا ضروری ہے۔

قرآن کریم کے نزول سے پہلے رسالت کا معاملہ بھی بڑی حد تک مشکوک ہو چکا تھا۔ اکثر رسولوں کو ان کے ماننے والوں نے خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا اوتار سمجھ لیا تھا۔ چنانچہ عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا بنا لیا۔ اسی طرح ہندوستان میں حضرت رام، حضرت کرشن وغیرھم رسولوں کو خدا تعالےٰ بنا لیا گیا تھا۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے رسول پر جو وحی اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے کئی صورتوں میں متکلّم کی صورت میں ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں کئی جگہ صیغۂ متکلّم استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً

انّا نحن نزّلنا الذکر

یعنی (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے۔ عام لوگ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں اور رسول ہی کو خدا تعالےٰ سمجھنے لگتے ہیں۔ مثلاً گیتا جو واقعی الہامی کتاب ہے اسی طرح متکلّم کے صیغہ میں ہے اور حضرت کرشن علیہ السلام جو رسول تھے ان کی زبان سے ادا کی گئی ہے۔ امتداد زمانہ سے لوگ حقیقت کو بھول گئے اور حضرت کرشن کو رسول کی بجائے خدا سمجھنے لگے۔ اسی طرح دوسرے رسولوں کے متعلق جن کو لوگوں نے خدا تعالےٰ بنا لیا ہے قیاس کیا جا سکتا ہے۔

الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں "رسالت" کی حقیقت بڑی مشکوک ہو گئی ہوئی تھی کیونکہ دنیا کے اکثر رسولوں کو انکے ماننے والوں نے خدا تعالےٰ بنا لیا ہوا تھا۔

قرآن کریم نے اس مشکوک حالت کو بڑی صفائی کے ساتھ صاف صاف طور پر پیش کیا اور فرمایا:۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔

یعنی وہ متقی جو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو تجھ سے پہلے رسولوں پر نازل ہوا۔ اور جو آئندہ نازل ہو گا اس پر یقین رکھتے ہیں۔ (باقی)

شعاعِ امید

آج آساں ہے اگرچہ مہ و پرویں کا سفر
جادۂ زیست میں ہر گام پہ دشواری ہے
ہر قدم آبلہ پائی کی فسوں کاری ہے
اس قدر کم ہے تمیزِ عملِ زہد و ریا
جیسے بس ایک ہی تصویر کی عیّاری ہے
مسکراہٹ کے کہیں پھول کھلیں تو جب ہے
دردمندی کے لئے ہونٹ ہلیں تو جب ہے
آدمیت پہ ہر اک لمحہ لگائے گئے جو زخم
آدمیت ہی کے ہاتھوں سے سلیں تو جب ہے
رونق و رنگ کی دنیا ہے فقط نام و نمود
نہ شرافت نہ امانت نہ دیانت کا وجود
آج امید کی بس ایک کرن باقی ہے
جسم گھائل ہے مگر روح ہے مائل بہ صعود
پایۂ عرش کو چھو لیتی ہے درماندہ نظر

نسیم سیفی

اطفال کو ترجمہ بھی یاد کروائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک کے مطابق جو اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کر چکے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ان آیات کا ترجمہ بھی یاد کریں۔ والدین اور عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ ایسے اطفال کو ترجمہ سکھانے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا حُسن و احسان

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تحریرات کی روشنی میں

(سُلطان احمد پیر کوٹی)

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں صحیح علم مفقود ہو جائے گا اور قرآن مجید کی اصل تعلیم لوگوں کے دلوں سے محو ہو جائیگی ایمان دنیا سے اُٹھ جائے گا اور دہریت اپنا زور دکھلائے گی۔ لوگوں کے اعمال خراب ہو جائیں گے۔ جہالت اور بے ایمانی دنیا میں پھیل جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کا نقش تو ہو گا لیکن اس پر عمل نہیں کیا جائے گا

اس انذار کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّتِ مُسلمہ کو ایک خوشخبری بھی دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے:۔

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔

یعنی ایسے نازک وقت میں ابنائے فارس میں سے ایک شخص مبعوث کیا جائے گا جو ایمان کو ثریا سے واپس لے آئے گا اور قرآن کریم کی اصل تعلیم کو دنیا میں پھر سے پھیلائے گا۔

آپؐ کی اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آپؐ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا میں مبعوث فرمایا۔ تا آپؑ اس ایمان کو واپس لائیں جو زمین سے اُٹھ گیا تھا۔ اور مسلمانوں کو قرآنی تعلیم کی طرف دوبارہ متوجہ کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ کتاب ریشمی جزدانوں میں بند کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ تمہیں عمل کرنے کے لئے دی گئی ہے اور اس پر عمل کر کے ہی تم ہر قسم کی روحانی اور جسمانی ترقیات حاصل کر سکتے ہو۔

آپؑ نے قرآن کریم کی عظمت کو اس شدّ و مد اور تحدی کے ساتھ پیش فرمایا کہ قرآن کریم کے ایک زندہ کتاب ہونے کا احساس یکدم اجاگر ہونے لگا اور اس کی لازوال تعلیم کی طرف لوٹ آنے کی ایک نئی رَو چل پڑی۔ آپؑ کی جملہ تصانیف قرآن کریم کی بلند شان اور اس کے ارفع اور بلند مقام کے ذکر سے پُر ہیں۔ آپؑ نے عقیدت اور وابستگی اور عشق و محبت کے بے پناہ جذبات سے سرشار ہو کر نظم و نثر میں اس کثرت سے قرآن کریم کی خوبیوں اور اس کے اَن گنت اوصاف کا ذکر کیا ہے کہ ان کے مطالعہ سے انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

انسان اگر کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو بالعموم اس کی دو ہی وجوہات ہوتی ہیں۔ اوّل حُسن اور دوم احسان۔ یعنی یا تو وہ چیز اپنے اندر ایسا جاذب حُسن رکھتی ہے کہ انسان اس کی طرف خود بخود کھنچا چلا آتا ہے اور یا پھر انسان امید اور فائدہ کی وجہ سے کسی سے محبت کرتا ہے یعنی اُسے اُس چیز سے بعض روحانی یا جسمانی فوائد ملنے کی امید ہوتی ہے۔ یا اسے بعض روحانی یا جسمانی فوائد اس چیز سے حاصل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں پہلوؤں کو بیان کر کے بنی نوع انسان کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً قرآن کریم کی طرف متوجہ کیا ہے۔

آپؑ نے بتایا کہ قرآن کریم تو ایک نہایت حسین کتاب ہے اگر تم اس کے حقیقی حُسن سے واقف ہو جاتے تو اس سے کبھی غفلت نہ برتتے۔ آؤ میں اس کے حسین چہرہ سے پردہ اُٹھاتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ اس میں کیسی کشش اور جذب پایا جاتا ہے۔ پھر آپؑ نے بڑے لطیف پیرایہ میں قرآن کریم کے حُسن کو بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"رَاَیْتُ حُسْنَہٗ اَزْیَدَ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ یُوْسُفَ فَمِلْتُ اِلَیْہِ اَشَدَّ مَیْلِیْ۔ وَاُشْرِبَ ھُوَ فِیْ قَلْبِیْ۔ ھُوَ رَبَّانِیْ کَمَا یُرَبِّی الْجَنِیْنُ۔ وَلَہٗ فِیْ قَلْبِیْ اَثَرٌ عَجِیْبٌ وَحُسْنُہٗ یُرَاوِدُنِیْ عَنْ نَفْسِیْ۔ وَاِنِّیْ اَدْرَکْتُ بِالْکَشْفِ حَظِیْرَۃُ الْقُدْسِ تُسْقٰی بِمَاءِ الْقُرْاٰنِ۔ وَھُوَ بَحْرٌ مَّوَّاجٌ مِّنْ مَاءِ الْحَیَاتِ مَنْ شَرِبَ فِیْہِ فَھُوَ یَحْیٰی بَلْ یَکُوْنُ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔ وَاللّٰہِ اِنِّیْ اَرٰی وَجْھَہٗ اَحْسَنَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَجْہٌ اُفْرِغَ فِیْ قَالَبِ الْجَمَالِ۔ وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّۃَ الْکَمَالِ۔ وَاِنِّیْ اَجِدُہٗ کَجَمِیْلٍ رَشِیْقِ الْقَدِّ۔ اَسِیْلِ الْخَدِّ۔ اُعْطِیَ لَہٗ نَصِیْبٌ کَامِلٌ مِّنْ تَنَاسُبِ الْاَعْضَاءِ۔ وَاُسْبِغَتْ عَلَیْہِ کُلُّ مَلَاحَۃٍ بِالْاِسْتِیْفَاءِ۔ وَکُلُّ نُوْرٍ وَکُلُّ نَوْعِ الضِّیَاءِ۔ وَضِیٌّ اُعْطِیَ لَہٗ حَظٌّ تَامٌّ مِنْ کُلِّ مَا یَنْبَغِیْ فِی الْمَحْبُوْبِیْنَ مِنَ الْاِعْتِدَالَاتِ الْمَرْضِیَّۃِ۔ وَالْمَلَاحَاتِ الْمُتَخَطِّفَۃِ کَمِثْلِ حَوْرِ الْعُیُوْنِ۔ وَبَلَجِ الْحَوَاجِبِ وَلَھَبِ الْخُدُوْدِ وَھَیْفِ الْخُصُوْرِ وَشَنَبِ الثُّغُوْرِ وَفَلَجِ الْمَبَاسِمِ وَشَمَمِ الْاُنُوْفِ وَسَمَمِ الْجُفُوْنِ وَتَرَفِ الْبَنَانِ وَالطُّرَرِ الْمُزَیَّنَۃِ وَکُلِّ مَا یُصْبِی الْقُلُوْبَ وَیَسُرُّ الْاَعْیُنَ وَیُسْتَمْلَحُ فِی الْحُسَیْنِ۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷-۵۴۵)

ترجمہ۔ "میں نے اس کے حُسن کو ہزاروں یوسفوں سے زیادہ دیکھا ہے پس میں اس کی طرف انتہائی طور پر مائل ہو گیا۔ اور وہ میرے دل میں گھر کر گیا ہے۔ اس نے مجھے اس طرح پرورش کیا ہے جیسے رحم میں بچہ کی پرورش کی جاتی ہے۔ اس کا میرے دل پر ایک عجیب اثر ہے۔ اس کے حسن نے مجھے پھسلایا ہے۔ اور میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ "حظیرۃ القدس" قرآن کریم کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور وہ یعنی قرآن کریم زندگی کے پانی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس نے اس سے پانی پی لیا وہ نہ صرف خود زندہ رہے گا بلکہ وہ اَوروں کی زندگی کا بھی موجب ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم! اس کا چہرہ ہر شئی سے زیادہ خوبصورت ہے۔ وہ ایک ایسا چہرہ ہے جسے خوبصورتی کے سانچہ میں ڈھالا گیا ہے اور کمالِ حسن کا جُبّہ پہنایا گیا ہے اور یقیناً میں اسے خوبصورت اور موزوں قد نوجوان کی طرح پاتا ہوں جس کے رخسار دراز اور ملائم ہوں اور اسے تناسب اعضاء سے حصہ وافر عطا ہوا ہو، اور اس پر ہر ملاحت اور ہر نور مکمل طور پر پورا ہو چکا ہے۔ وہ ایک پاکیزہ اور خوبصورت نوجوان کی طرح ہے جسے ہر اُس پسندیدہ اعتدال اور چنیدہ ملاحت سے پورا پورا حصہ دیا گیا ہے۔ جس کی کسی محبوب کے لئے ضرورت ہے۔ جیسے آنکھوں کا سیاہ ہونا، کشادہ ابرو ہونا، رخساروں کا بھڑکیلا پن، کمر کا نازک ہونا، دانتوں کی آبداری، لبوں میں فاصلہ، ناک کی بلندی، بیماری چشم، پوروں کی نزاکت، مزین زلف اور ہر وہ چیز جو دلوں کو موہ لے، آنکھوں کو سرور بخشے اور کسی حسین میں اچھی معلوم ہو۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"فَکَمَا اَنَّ الْکَمَالَ مِنْ کُلِّ جِھَۃٍ مَخْصُوْصٌ بِحَضْرَۃِ الْکِبْرِیَاءِ فَکَذٰلِکَ الْحُسْنُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَنْحَاءِ مُخْتَصٌّ بِھٰذِہِ الصُّحُفِ الْغَرَّاءِ۔"

(لجۃ النور صفحہ ۱۲۲-۱۲۳)

ترجمہ۔ جیسا کہ کمال ہر جہت سے خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ مخصوص ہے اسی طرح حُسن اور خوبصورتی تمام اطراف سے اس روشن اور نورانی کتاب کے ساتھ مخصوص ہے۔

اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

"اِنَّ الْقُرْاٰنَ یُشَابِہُ الْوُجُوْہَ الْحِسَانَ لَا تَجِدُ ثَنَایَاہُ اِلَّا مُزَیَّنَۃً بِالشَّنَبِ وَلَا خُدُوْدَہٗ اِلَّا مُصْبِیَۃً بِاللَّھَبِ وَلَا بَنَانَہٗ اِلَّا لَامِعَۃً مِنَ التَّرَفِ وَلَا خَصْرَہٗ اِلَّا مُنَطَّقَۃً بِالْھَیْفِ وَلَا حَوَاجِبَہٗ اِلَّا بَالِجَۃً بِالْبَلَجِ وَلَا مَبَاسِمَہٗ اِلَّا زَاھِرَۃً بِالْفَلَجِ وَلَا جُفُوْنَہٗ اِلَّا مُسَکَّرَۃً بِالسَّقَمِ وَلَا اَنْفَہٗ اِلَّا مُعْتَدًّا بِالشَّمَمِ وَلَا جَبْھَتَہٗ اِلَّا آسِرَۃً بِالطُّرَرِ وَلَا عَیْنَہٗ اِلَّا مُعَبَّدَۃً بِالْحَوَرِ فَھٰذِہٖ عَشَرَۃُ اٰدَابٍ یُوْجَدُ حُسْنُھَا فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ اِرْتِیَابٍ۔"

(حجۃ النور صفحہ ۱۲۲)

ترجمہ۔ قرآن کریم خوبصورت چہروں کی مانند ہے۔ اس کے اگلے دانت آبدار اور چمکیلے ہیں۔ اس کے رخسار سُرخ اور بھڑکیلے ہیں۔ اس کی انگلیوں کے پورے نزاکت کی وجہ سے چمک رہے ہیں۔ اس کی کمر پتلی اور نازک ہے۔ اس کے ابرو کشادہ ہیں۔ اس کے ہونٹ وسعت اور باہمی فاصلہ کی وجہ سے پُر رونق ہیں۔ اس کی آنکھیں بیماری کی وجہ سے نشیلی ہیں۔ اس کی ناک بلندی کی وجہ سے اُوپر اُبھری ہوئی ہے اور اس کی پیشانی پر سیاہ زلفیں لٹک رہی ہیں اور اس کی آنکھوں میں مستقل نور پر سیاہی پائی جاتی ہے۔ یہ دس خوبیاں ہیں جن کا حُسن بلا شبہ قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔

اپنے منظوم عربی کلام میں حضورؑ فرماتے ہیں ؎

کَعَیْنٍ کَحِیْلٍ زُیِّنَتْ صَفْحَاتُہٗ
بِنَاظِرَۃٍ مِّنْ عَیْنِ خُلْدٍ تَنَظَّرُ
طَرِیٌّ طَلَاوَتُہٗ وَلَمْ تَعْفُ نُقْطَۃٌ
بِمَا صَانَہُ اللّٰہُ الْقَدِیْرُ الْمُؤَقَّرُ
فَیَا عَجَبًا مِّنْ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ
اَرٰی اَنَّہٗ دُرٌّ وَّمِسْکٌ وَّعَنْبَرُ
وَرَیَّاہُ نَدْ فَاقَ الْحَدَائِقَ کُلَّھَا
نَسِیْمُ الصَّبَا مِنْ شَأْنِہٖ تَتَحَیَّرُ
اِذَا مَا تَلَا مِنْ اٰیَۃٍ طَالِبُ الْھُدٰی
یَرٰی نُوْرَہٗ یَجْرِیْ کَعَیْنٍ وَیُمْطِرُ

(کرامات الصادقین)

ترجمہ۔ یعنی وہ سُرمگیں آنکھ کی طرح ہے۔ اس کے صفحات خوبصورت ہیں اور اس کی آنکھ میں بہشتی حوروں کی آنکھوں والی کشش ہے۔ اس کی خوبصورتی تر و تازہ ہے اور ایک نقطہ بھی اس کا کم نہیں ہوا اس لئے کہ خدائے قدیر و عظیم نے اس کی حفاظت کی ہے۔ اس کا حسن و جمال عجیب تر ہے۔ میں اس کو مشک موتی اور عنبر ہی جانتا ہوں اور اس کی خوشبو کل باغات پر غلبہ پا چکی ہے۔ بادِ صبا اس کی شان سے متحیر ہے۔ جب کوئی طالب ہدایت کوئی آیت پڑھتا ہے تو اس کا نور بہتا ہوا اور برستا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

ایک اور نظم میں فرماتے ہیں ؎

وَمَا مَسَّتْ اَکُفُّ الْکَاشِحِیْنَا
مَعَارِفَہُ الَّتِیْ مِثْلَ الْحِصَانِ
کَلَامٌ فَائِقٌ مَّا رَاقَ طَرْفِیْ
جَمَالٌ بَعْدَہٗ وَالنَّیِّرَانِ
اَیَاہُ الشَّمْسِ عِنْدَ سَنَاہُ دُخْنٌ
وَمَا لِلَّعْلِ وَالسِّبْتِ الْیَمَانِیْ

(نور الحق)

ترجمہ۔ یعنی قرآن درحقیقت عمدہ اور لاثانی موتیوں کی طرح ہے اور حسنِ بیان کی وجہ سے اور بھی اس کی خوبصورتی نکھل آئی ہے۔ وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر کلام پر فوقیت لے گیا ہے۔ اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور نہ ہی آفتاب و قمر مجھے اچھے دکھائی دیئے۔ آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے اور لعل سے یمن کے ساخت کے چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے۔

اردو منظوم کلام میں حضورؑ نے قرآن کریم کے حسن کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

(براہین احمدیہ)

پھر فرماتے ہیں ؎

پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
کہتے ہیں حسنِ یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یوسف تو سُن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

مدت سے یہ خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وہ تمام نصائح جو حضور وقتاً فوقتاً اپنے خطبات اور تقریروں میں عورتوں کو فرماتے رہے ہیں، ایک جگہ جمع کر کے شائع کرائی جائیں۔ چنانچہ اس مقصد کے پیشِ نظر حضرت اقدسؓ کے نہایت قیمتی ارشادات کتابی صورت (الازھار لذوات الخمار) میں بہنوں کے سامنے ہیں۔ یہ وہ انمول موتی ہیں جن کی تعریف اظہر من الشمس ہے اور جو مختلف اوراق میں بکھرے ہوئے تھے ان کو یکجا جمع کیا گیا ہے۔ تاکہ بہنیں انہیں بار بار پڑھ سکیں اور اپنی زندگیاں ان کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ اسلام اور احمدیت کے مطابق ڈھال سکیں۔

اس کتاب کے ذریعہ سے ہمارے آقا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی ایک دیرینہ آرزو پوری ہوتی ہے۔ آپؓ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے :-

"اس کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ لیکچروں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کیلئے ضرورت ہے کہ قوم کے لئے دستور العمل بنایا جائے۔ ایک کتاب تیار کی جائے جس میں لکھا جائے کہ عورتوں کو بچوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہیئے تاکہ عورتیں اسے پڑھ کر اس پر عمل کریں ورنہ یہ کوئی نہیں کر سکتا کہ "الفضل" اور "ریویو" کے فائل اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ ان مقامات پر نشان لگے ہوں جہاں تربیت وغیرہ کے متعلق مضامین درج ہوں اور ان کو پڑھ پڑھ کر عمل کرے۔ لیکن اگر ایسی باتیں ایک جگہ جمع ہوں اور ایسی کتاب عورتوں کے کورس میں شامل ہو۔ یا وہ اپنے طور پر پڑھ کر اس پر عمل کریں تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔"

(فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۲۹ء)

میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں خصوصاً ممبرات لجنہ اماء اللہ اس کتاب کو خریدیں گی اور خود مطالعہ کریں گی اور دوسروں کو مطالعہ کرنے کے لئے تحریک کرینگی اور حضورؓ کے ان ارشادات پر پوری طرح عمل کرنیکی کوشش کریں گی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافقین کی علامات اور اُن کی چالیں

(لئیق احمد خورشید)

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے احباب جماعت کو ارشاد فرمایا ہے کہ وہ منافقین سے اور چالوں سے بچتے رہیں اور اپنے اندر ایسی فراست پیدا کریں کہ کوئی منافق انہیں دھوکہ نہ دے سکے۔

جب بھی خدا کا کوئی برگزیدہ مامور اس دنیا میں آتا ہے تو اس وقت لوگ تین قسم کی جماعتوں میں بٹ جاتے ہیں۔ پہلی جماعت وہ ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر صدق دل سے عمل کرتی ہے۔ اس جماعت کے افراد خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا اُن کا ہو جاتا ہے وہ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔

دوسری جماعت وہ ہوتی ہے جو خدا اور اس کے مامور کا انکار کر دیتی ہے اور برملا مخالفت پر اتر آتی ہے یہ جماعت زیادہ تر ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو مامور کی بعثت سے پہلے قوم کے سردار سمجھے جاتے ہیں اور اہلی جماعت کے قیام سے ان کی سرداریاں خطرہ میں نظر آتی ہیں۔ اس وجہ سے وہ اسے ختم کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں جیسے مکہ میں ابوجہل اور مدینہ میں عبداللہ ابن ابی ابن سلول جو خزرج قبیلہ کا سردار تھا۔ مدینے کے لوگ عبداللہ ابن ابی کو اپنا بادشاہ بنانے کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے ان کا یہ ارادہ خاک میں مل گیا۔

تیسری جماعت ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو موقع پرست ہوتے ہیں وہ بعض ظاہری فوائد کی وجہ سے مومنین سے مل جاتے ہیں لیکن درحقیقت ان کو ایمان کی نعمت حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں انہیں لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۔

(۲ آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اور جب ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں اور جب مومنوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اور اپنے کافر سرداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے صرف ہنسی کر رہے تھے۔

یہ لوگ منافق ہوتے ہیں۔ بظاہر مومنوں کے ساتھ ہوتے ہیں لیکن جب امتحان کا وقت آتا ہے تو ان لوگوں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ کسی قربانی اور ایثار کے لئے تیار نہیں ہوتے اسلئے وقت آنے پر وہ مختلف بہانے بناتے ہیں اور قربانی اور اطاعت سے بچنا چاہتے ہیں۔

انہیں لوگوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ بقرہ کی آیت اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آیت زیر تفسیر میں اس تیسرے گروہ کے پہلے حصہ کا یعنی جو دل سے قرآن کریم کے منکر تھے لیکن ظاہر میں مسلمانوں میں شامل تھے۔ ذکر کیا گیا ہے فرماتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ظاہر میں تو مسلمانوں میں شامل ہیں لیکن ان کے دل میں اسلام کی صداقتوں پر پورا یقین نہیں ہے وہ منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخر کو مانتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں اللہ اور یوم آخر پر کوئی ایمان نہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۶)

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

"مومنوں کی جماعت کو مدنظر رکھتے ہوئے منافق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو صرف ظاہر میں مومنوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن دل میں منکر ہوتے ہیں اور ان کی ظاہری شمولیت محض دنیوی فوائد یا قومی جتھا بندی کی وجہ سے ہوتی ہے اور ایک وہ منافق جو عقلی دلائل سے تو ایمان کے اصول کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کے اندر ایسی مضبوطی نہیں ہوتی کہ اس کے لئے پوری طرح قربانیاں کر سکیں۔"

(ایضاً)

یہ وہ لوگ ہیں جو اگر کفار کا زیادہ دباؤ پڑے تو ان کے ساتھ بھی مل جاتے ہیں اور امام وقت کی آواز پر پوری بشاشت کے ساتھ لبیک نہیں کہتے لیکن جب ان کے فائدہ کا وقت ہوتا ہے تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ یہ سمجھتے ہوئے جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ دینا ہی ہے تو ہم کیوں اپنا نقصان کریں اور کفار سے محبت جتاتے بھی لگتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر سب لوگ ہی اس طریق کو اختیار کر لیں تو پھر صداقت کی حمایت کون کرے ایسے لوگ اپنا عارضی اور دنیا کا فائدہ سوچتے ہیں اور اپنے آخرت کے انجام کو بھول جاتے ہیں۔

منافق کی علامات

ہمارے پیارے نبی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی مندرجہ ذیل علامات بتائی ہیں۔

اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔ (بخاری کتاب الایمان)

یعنی جب منافق کے پاس کوئی امانت رکھوائیں تو وہ خیانت کرتا ہے جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دیتا ہے اور جب جھگڑا ہو تو گالیوں پر اتر آتا ہے۔"

ایک اور حدیث ہے کہ اذا وعد اخلف۔ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا علامات منافقت کا لازمہ ہیں۔ کیونکہ منافق اپنی منافقت کو چھپانے کے لئے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتا ہے۔ جب اس پر کوئی الزام لگتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور لڑنا اور گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھر جائے اور اس کا عیب ظاہر نہ ہونے پائے وعدہ خلافی اور عہد توڑنا بھی اسی کی عادات میں شامل ہوتا ہے۔

امانت میں خیانت بھی اس کا ضروری خاصہ ہوتا ہے کیونکہ اپنے قومی درد کو غیروں کے سامنے ظاہر کئے بغیر وہ ان میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۸۱

حضرت ابی سعید (رضی اللہ عنہ) سے یہ حدیث مروی ہے کہ:۔

(۱) انسان کے دل چار قسم کے ہوتے ہیں ایک مصفّٰی شفاف تلوار کی طرح ستا ہوا اور خدمت دین کے لئے تیار۔ اور دوسرا (۲) وہ دل ہوتا ہے کہ اس پر غلاف چڑھا ہوا ہوتا ہے اور غلاف بھی وہ جو خوب بندھا ہوا ہو۔ اور تیسرا (۳) وہ دل جو اوندھا رکھا ہوا ہو۔ اور چوتھا (۴) وہ دل جو ٹیڑھا رکھا ہوا ہو یا پتھروں کے نیچے دبا ہوا ہو وہ جو پہلا دل ہے یعنی صاف وہ تو مومن کا دل ہے اُس کا دیا وہ نور ہے جو اس کے دل میں پیدا ہے اور وہ دل جو غلاف میں بند ہے۔ کافر کا دل ہے کہ صداقت اس کے اندر نہیں جاتی اور کفر باہر نہیں نکلتا) اور اوندھا رکھا ہوا دل منافق کا دل ہے جو پہلے صداقت کو مان لیتا ہے پھر اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ اور وہ دل جو ٹیڑھا رکھا ہوا ہے یا پتھروں میں دبا ہوا ہے سو وہ اس شخص کا دل ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں پائے جاتے ہیں اس کے ایمان کی حالت تو اچھی سبزی کے مشابہ ہے جسے پاک پانی مل رہا ہو اور اس کے نفاق کی حالت ایک زخم کی سی ہے جسے پیپ اور خون خراب کر رہا ہو۔ پھر ان دونوں میں سے جو حالت غالب آ جائے وہ اس گروہ میں شامل ہو جاتا ہے"

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۲۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک منافق وہ ہوتا جو ایمان کے لحاظ سے تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے مگر عملی لحاظ سے اس میں کمزوریاں ہوتی ہیں اگر اس کی ایمانی حالت غالب آ جائے تو وہ مومن ہو جاتا ہے اور نفاق کی حالت غالب آ جائے تو وہ منافق ہو جاتا ہے۔ یعنی ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔۔۔۔ ایسے شخص کی روحانی شنوائی اور بینائی باطل نہیں ہوئی لیکن اگر یہ حالت دیر پا رہی تو ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی ہدایت آتی ہے اس کے ساتھ شروع میں بہت سی مشکلات اور مصیبتیں لپٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ دین کا راستہ پھولوں کی سیج نہیں ہوتا بلکہ خاردار جنگلوں میں سے گذر کر انسان گوہر مراد کو پاتا ہے پس اگر ایمان کو چاہو تو ان مصائب کو برداشت کرنا پڑے گا اور وہ قربانیاں ضرور دینی پڑیں گی جو اس مراد کے حصول کے لئے مقرر کی گئیں ہیں۔ جو شخص ایمان لینا چاہے لیکن قربانیاں پیش نہ کرنا چاہے وہ بیوقوف ہے اور نفاق کی راہ سے خدا تعالیٰ کو پانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔۔۔۔!"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع گوجرانوالہ میں متعدد مقامات پر تربیتی اور سیرت النبی کے جلسوں کا انعقاد

ماہ ہجرت ماہ احسان اور ماہ وفا کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں مدرسہ چھچھ مٹھہ راجیاں علی پور چٹھہ اور ملکھے مقامات پر سیرت النبی کے جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ علی پور چٹھہ کے جلسہ میں سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ اور جو سوالات تحریری طور پر موصول ہوئے ان کے مفصل جوابات دئے گئے۔ موضع ملکھے میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

۲۸ ہجرت کو موضع ترگڑی میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا، جس میں مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے خلافت کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی اور جماعت کو نظام خلافت کی عملی رنگ میں قدر کرنے کی تلقین کی۔

موضع مانگٹ اونچے ڈھیرانوالی اور پیر کوٹ اول کے مقامات پر تربیتی جلسے منعقد ہوئے۔ مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تینوں مقامات پر مختلف تربیتی امور پر جماعت کے احباب سے خطاب کیا۔ موضع ڈھیرانوالی میں مکرم سید علی احمد صاحب طارق بی اے ابن مکرم سید احمد علی صاحب مربی اور مکرم مولوی غلام رسول صاحب معلم نے بھی تقاریر کیں۔ اس جگہ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

تمام جگہوں پر احمدی مرد، مستورات اور بچوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ گاہ میں آکر تقاریر سنیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر لیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھے ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین

اطفال الاحمدیہ کے ضمنی امتحانات اور قائدین مجالس کی ذمہ داری

مرکز کے اعلان کے مطابق ۴ ستمبر ۱۹۷۰ء کو اطفال الاحمدیہ کے ضمنی امتحانات منعقد ہوں گے تاکہ وہ اطفال جو کسی وجہ سے سالانہ امتحانات میں شامل نہیں ہو سکے تھے وہ بھی امتحان دینے سے محروم نہ رہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے سالانہ امتحان میں شامل نہ ہو سکنے والے سب اطفال کو ان ضمنی امتحانات میں ضرور شامل کریں۔ اور اس کے لئے بھرپور جدوجہد فرمائیں۔ نیز امتحان میں شامل ہونے والے سب اطفال کو امتحانات کی پوری تیاری بھی کروائیں۔ جس قدر پرچے مطلوب ہوں۔ اس کی اطلاع فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز ایک لمبے عرصہ سے گردے کی درد بخار اور پیچش کیوجہ سے بیمار ہے۔ میرے بیوی بچے بھی بیمار ہیں۔ مالی پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہم پر رحم فرما دے۔ ہمیں کامل صحت دے اور پریشانیوں کو دور کرے۔

عبدالرحمٰن مہاجر احمدی ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ

۲۔ فائزہ بنت شیخ محمد شریف صاحب کی سانس کی نالی میں رسولی ہے۔ اس سے پہلے اپریشن کے ذریعے رسولی کٹوا دی گئی تھی۔ لیکن اب دوبارہ بن گئی ہے بچی کے لئے سانس لینا مشکل ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا اور صحت والی زندگی عطا کرے آمین

بعدالت جناب چوہدری فیض احمد اسلم پی سی ایس ایڈمنسٹریٹو سول جج لائلپور باختیارات جج دیوانیہ لائلپور

مقدمہ ۱/۲ ۶۷ء

محمد دین ولد مولا بخش (۲) فضل محمد ولد مولا بخش قوم راجپوت سکنہ محلہ شریف پورہ نزد بٹالہ گالوبی لائل پور سائیلان

بنام

۱۔ مسلم کمرشل بنک سرکلر روڈ لائل پور بذریعہ منیجر۔ (۲) کامرس بنک ریل بازار لائل پور (۳) عبدالرحمٰن عبدالصمد اینڈ کمپنی گول کریانہ لائل پور (۴) شیخ نواب دین۔ ناصر علی گول کریانہ لائلپور۔ (۵) عرفان کارپوریشن لمیٹڈ لائل پور (۶) اختر علی قریشی انسپکٹر کامرس بنک لمیٹڈ ریل بازار لائلپور (۷) سنٹرل فلور ملز گیٹ اولڈ گرین مارکیٹ کارخانہ بازار لائل پور (۸) خالد کمیشن شاپ پرانی غلہ منڈی لائل پور (۹) چوہدری عبدالرحمٰن محمد یعقوب اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس پرانی غلہ منڈی لائل پور۔ (۱۰) کوہ طور کمیشن شاپ پرانی غلہ منڈی لائلپور (۱۱) شاہین ٹرانس سٹور پرانی غلہ منڈی لائلپور۔ (۱۲) شیخ فتح دین اینڈ کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور (۱۳) چوہدری محمد عاشق اینڈ کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور (۱۴) حاجی محمد صادق۔ ظفر صادق پرانی غلہ منڈی لائل پور۔ (۱۵) چوہدری محمد دین محمد شریف پرانی غلہ منڈی لائلپور (۱۶) محمد اعجاز اینڈ کمپنی ڈگلس پورہ لائلپور (۱۷) عبدالمنان اینڈ کمپنی۔ کارخانہ بازار لائل پور (۱۸) شیخ عالم دین۔ محمد صادق گول کریانہ لائل پور (۱۹) سعید برادرز گول کریانہ نزد گلی پرانی غلہ منڈی لائلپور (۲۰) اقبال اینڈ سنز گول کریانہ لائل پور (۲۱) رشید اینڈ کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور نزد چوہدری عبدالرحمان۔ محمد یعقوب آڑھتی (۲۲) نگینہ دال فیکٹری غلہ منڈی سرکلر روڈ لائل پور (۲۳) ایس ایم ریاض اینڈ کمپنی کارخانہ بازار لائل پور (۲۴) محمد یونس ڈپو ہولڈر بالمقابل ریکس سینما ستیانہ روڈ لائل پور (۲۵) شیخ عبدالحمید کارخانہ بازار لائل پور (۲۶) جہانگیر برانڈ سٹریٹ نمبر ۲ پرانی غلہ منڈی لائلپور (۲۷) جمال بیدی والا اعظم فیکٹری محمد پورہ لائل پور۔ (۲۸) محمد نسیم گھی فروش کارخانہ بازار لائل پور ایس۔ ایم ریاض لائل پور (۲۹) طفیل گھی فروش نزد گول چھنگ بازار لائلپور (۳۰) میاں رشید ڈیلر عطا اینڈ ونا سپتی گھی نزد گول مکڑی چھنگ بازار لائلپور (۳۱) چوہدری امام دین معرفت سنٹرل فلور ملز بردروازہ پرانی غلہ منڈی لائلپور (۳۲) محمد رمضان۔ محمد یونس سٹلائٹ ٹاؤن پرانی گرین مارکیٹ لائل پور (۳۳) ایجنسی سنگر مشین چنیوٹ بازار لائلپور (۳۴) محمد نذیر ڈپو ہولڈر نزد مسجد جھال خانوالہ لائلپور (۳۵) رشید اینڈ کمپنی سٹریٹ نمبر ۲ پرانی غلہ منڈی لائل پور۔ مسئول علیہم۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ محمد دین وغیرہ سائیلان مذکوران نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۴۱ پراونشل انسالونسی ایکٹ بابت ۱۹۲۰ء برائے کئے جانے ڈسمس عدالت ہذا میں گذاری ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو کوئی عذر نسبت درخواست مذکور ہو تو بتاریخ ۲۰/۹/۷۰ کو بوقت ۱۰½ صبح بمقام لائلپور (صالتاً۔ دکاناً یا مختاراً) حاضر عدالت ہذا آکر پیش کرے بصورت دیگر کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ اور بعد میں کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

۳۔ میری بچی عزیزہ منزہ بعمر چھ سال تقریباً بارہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ علاج معالجہ ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت سے مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی جلد از جلد مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(احمد حیات۔ لاہور چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں پانچ سو روپیہ وعدہ کرنے والے مخلصین

(جماعت احمدیہ کراچی)

- مکرمہ امۃ الودود نعیمہ صاحبہ — کراچی
- " بیگم مولوی عبدالمجید صاحب — "
- مکرم میجر امیر احمد صاحب — "
- " ضیاء الحق صاحب — "
- مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بیگم شیخ مجید احمد صاحب — "
- " رفعت ریحانہ صاحبہ — "
- مکرم خالد فاروق صاحب — "
- " سید ظفر احمد صاحب لکھنوی — "
- " " ناصر ارتضیٰ صاحب — "
- " " " منجانب والد صاحب مرحوم — "
- " ماسٹر تاج الدین صاحب — "
- " مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب — "
- " " عبدالوحید بیگ صاحب — "
- " " عطاء الرحمٰن صاحب — "
- " سی۔ محمود صاحب — "
- " کبیر الدین صدیقی صاحب — "
- " محمد شریف چغتائی صاحب — "
- " محمد اکرم باجوہ صاحب — "
- " شیخ عبدالرحمٰن صاحب — "
- " چوہدری عبدالحمید صاحب — "
- اہل و عیال ملک سعید احمد صاحب — "
- مکرم سید احمد ناصر صاحب — "
- محترمہ صاحبزادی ریحانہ روحی صاحبہ اہلیہ سید ناصر احمد صاحب — "
- مکرم چوہدری سردار احمد صاحب — "
- " ناصر احمد ظفر صاحب ناظم آباد — "
- " شجاع اللہ قریشی صاحب — "
- " چوہدری عبدالکریم صاحب — "
- " ملک منیر احمد صاحب — "
- " اقبال احمد صاحب کانپوری — "
- " حافظ بشیر احمد صاحب — "
- ناصر بیگم صاحبہ اہلیہ " " — "
- مکرم مشتاق احمد صاحب — "
- " لطیف اشرف زبیر صاحب — "
- " ظفر اللہ خان صاحب دستگیر — "
- " ملک فضل حق صاحب مع اہل و عیال — "
- " کوثر باجوہ صاحب " — "
- " سید سعید خالد صاحب " عدل — "
- " ناصر احمد قریشی صاحب رام سوامی — "
- مکرمہ بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب منجانب والدہ صاحبہ — "
- " شریفہ حمید صاحبہ از طرف والدہ مرحومہ — "
- مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر — "
- " عبدالقیوم قریشی صاحب — "
- مکرم راجہ بشیر احمد مظفر صاحب — کراچی
- " احسان اللہ صاحب — "
- " ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب — "
- " محمد اسلم کھوکھر صاحب — "
- " چوہدری ممتاز احمد صاحب — "
- " کلیم اللہ خان صاحب — "
- " شیخ حفیظ الرحمٰن فاروقی صاحب — "
- " چوہدری محمد شریف صاحب — "
- " محمد حنیف صاحب — "
- " چوہدری رشید احمد قمر صاحب — "
- " شان محمد شیخ صاحب — "
- " محمد ابراہیم صاحب شمس — "
- " سلطان جہانگیر صاحب — "
- " نصیر احمد زاہد صاحب — "
- " صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب — "
- مکرمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب — "
- مکرم نذیر احمد صاحب سلیم — "
- " محمد رفیق احمد صاحب — "
- " محمد اقبال مہاس صاحب — "
- " چوہدری شریف احمد صاحب کانپوری — "
- " مسعود بوٹا صاحب — "
- " سید نسیم احمد صاحب — "
- " داؤد احمد قریشی صاحب — "
- " قاضی حبیب الدین صاحب — "
- " سید انوار احمد صاحب — "
- " منصور محمد شرما صاحب رام سوامی — "
- " محمد صالح صاحب — "
- " حمید الدین صاحب ڈرگ روڈ — "
- " ملک خالق داد صاحب — "
- " ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب پیر کالونی — "
- " ملک حبیب احمد صاحب مارٹن روڈ — "
- " قاضی ایم سجاد اسلم صاحب صدر — "
- " عبدالرب انور صاحب — "
- " نسیم احمد بھٹی صاحب شرقی — "
- " راجہ ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ — "
- " مرزا محمد الیاس بیگ صاحب — "
- " شمس الدین التمش صاحب — "
- " سید لطف المنان صاحب — "
- " میجر آفتاب احمد صاحب — "
- " شیخ نصیر احمد صاحب — "
- " نعیم احمد صاحب طاہر ولد مولوی ظہور حسین صاحب — "
- " عبدالقیوم صاحب — "
- محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد صاحب — "

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پی آئی اے کے طیارے کو المناک حادثہ۔ ۲۰ افراد جان بحق

راولپنڈی، ۱۷ اگست پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کا ایک خود فریڈرشپ طیارہ کل صبح نواحی موضع دوات کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں طیارے میں سوار تمام تیس افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں چھبیس مسافر اور چار عملہ کے ارکان تھے۔ یہ طیارہ راولپنڈی سے لاہور جا رہا تھا۔

دوات راولپنڈی سے گیارہ میل دور ہے۔ جب یہ حادثہ پیش آیا۔ تو سخت بارش ہو رہی تھی۔ بجلی چمک رہی تھی اور طوفان آیا ہوا تھا۔ یہ بدنصیب طیارہ چک لالہ کے ہوائی اڈے سے روانگی کے چند منٹ بعد ہی حادثہ کا شکار ہو گیا تھا۔

یہ طیارہ کیپٹن انوار اللہ چلا رہے تھے جبکہ فریڈ نواز معاون ہوا باز تھے فرسٹ آفیسر طلعت اور فلائٹ شیوڈ مظفر حسین ان کے ہمراہ تھے یہ چاروں اس حادثہ میں جان بحق ہو گئے۔ حادثہ کی خبر راولپنڈی پہنچی۔ تو ہزاروں لوگ جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ جن میں بدنصیب مسافروں کے عزیز و اقارب بھی شامل تھے۔ پی۔ آئی اے کے حکام مطابق طیارہ میں ۲۷ افراد اور عملہ کے چار افراد سوار تھے۔ جن میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا۔ ان کی نعشیں بری طرح مسخ ہو چکی ہیں۔ بعض حلقوں نے اس حادثہ کی وجہ موسم کی خرابی بیان کی ہے۔ یہ طیارہ رات کے دو بجکر دس منٹ پر چکلالہ کے اڈہ سے روانہ ہوا تھا جائے حادثہ کے قریب لوگوں نے پی آئی اے کے حکام کو بتایا کہ انہوں نے ڈھائی بجے کے قریب طیارے کو ایک دھماکے کے ساتھ فضا میں تباہ ہوتے ہوئے دیکھا انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ طیارہ فضا میں ہی کسی حادثے کا شکار ہوا ہے لوگوں نے اس حادثے کا اظہار کیا ہے کہ طیارے پر بجلی گری ہے۔ دوات کے لوگوں نے بتایا کہ علی الصبح ڈھائی بجے کے قریب طوفان برق و باراں آیا تھا اور چونکہ آسمان بادلوں سے گھرا ہوا تھا۔ اسلئے کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی تباہ شدہ طیارے کے ٹکڑے جلے ہوئے ٹائر اور نشستیں وغیرہ پانچ سو گز کے دائرے میں بکھرے ہوئے تھے۔ بدقسمت طیارے کے مسافروں اور عملے کے ارکان جسموں کے پرخچے اڑ گئے تھے۔ جائے حادثہ پر جگہ جگہ انسانی اعضا بھی بکھرے ہوئے تھے اور زمین خون سے رنگین تھی۔

روس عرب ملکوں کو ہر طرح کی امداد دیتا رہیگا

ماسکو ۱۷ اگست۔ مسٹر ماز وراف نائب وزیر اعظم روس نے عرب ملکوں کو یقین دلایا ہے کہ روس انہیں بدستور ہر طرح کی امداد دیتا رہے گا۔ ساتھ ہی وہ مشرق وسطیٰ کے سیاسی تصفیہ کی بھی کوشش کرتا رہے گا مسٹر ماز وراف نے یہ یقین دہانی اعلیٰ سطح کے عراقی وفد کو کی جو وفد عراق کی انقلابی کونسل کے نائب صدر کی قیادت میں پرسوں ماسکو پہنچا تھا۔

ڈھاکہ ۱۷ اگست۔ صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خان نے راولپنڈی کے قریب طیارے کے حادثہ پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ ر جولائی بروز بدھ دس بجے صبح عزیزہ خالدہ خانم بنت بشیر احمد صاحب ہنگالی سکنہ گولارچی ضلع حیدرآباد کا نکاح مکرم دلاور حسین صاحب ولد حکیم غلام حسن صاحب سکنہ گولارچی ضلع حیدرآباد کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ (۲۵۰۰/-) مہر کے عوض خاکسار نے چک نمبر ۱ ہنگالی میں پڑھا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(غلام احمد فرخ مربی حیدرآباد)

(M.P.O.) ایم۔ پی۔ او

آٹوز ورکشاپ

ہر قسم کی کاروں کی ٹیوننگ۔ مرمت اوور ہالنگ اور خرید و فروخت کا مرکز

۱۴۲ سرکلر روڈ لائل پور (بالمقابل گورنمنٹ گرلز کالج)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریکِ جدید سالِ رواں کی وصولی کی موجودہ صورت

اور

ہفتہ تحریکِ جدید منانے کی ضرورت

تحریکِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے گویا سال ختم ہونے میں قریباً ایک سہ ماہی باقی رہ گئی ہے تحریکِ جدید کے دفاتر اوّل، دوم وسوم کی مدات میں متوقع آمد ۱۰،۰۰۰،۶ روپیہ کے مقابلہ پر مرکز میں ۳۱ وفا (جولائی) تک قریباً ۲،۷۰،۰۰۰ روپیہ کی رقم پہنچی ہے۔ گویا بجٹ کی رُو سے ۳،۴۰،۰۰۰ روپے کی مزید وصولی مطلوب ہے جس کی فراہمی کے لئے صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ یہ صورتِ حال یقیناً تشویشناک ہے کیونکہ تین سہ ماہیوں میں جب مقررہ بجٹ کا پچاس فیصد حصّہ بھی وصول نہیں ہُوا تو اب ایک سہ ماہی میں بقیہ رقم جو پچاس فیصدی سے زائد ہے وصول کرنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے اور بڑی منظم جدّوجہد کا متقاضی ہے۔

اندریں صورت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو یہ تحریک کی جاتی ہے کہ سابقہ سالوں کی طرح چندہ تحریکِ جدید کی وصولی کے لئے ہفتہ تحریکِ جدید منائیں — اِس غرض کے لئے دفتر ہذا کی طرف سے یکم تبوک تا ۷ تبوک (یکم ستمبر تا ۷ ستمبر) کا عرصہ مقرر کیا جاتا ہے۔ جن جماعتوں میں مقامی حالات ان تاریخوں کی پابندی کرنے کی اجازت نہ دے سکیں وہ ماہِ تبوک (ستمبر) کی دیگر تاریخوں میں بھی ہفتہ تحریکِ جدید منا سکتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ ماہِ تبوک (ستمبر) کو وصولی کے نقطۂ نظر سے بھرپور مساعی کا مہینہ بنایا جائے اور پُوری کوشش کی جائے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء تک بجٹ کی متوقع آمد سو فیصدی مرکز میں پہنچ جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ملکوں میں تبلیغِ اسلام کا کام باحسن طریق چلتا رہے۔ وھو المراد ٭

خاکسار شبیر احمد

وکیل المال اوّل تحریکِ جدید

ماہنامہ تحریکِ جدید

تحریکِ جدید کا اگست کا شمارہ حوالۂ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے دو چار روز میں جملہ خریداران کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

دفتر پوری احتیاط کے ساتھ پرچہ حوالۂ ڈاک کرتا ہے اور جب تک آپ کی طرف سے اطلاع نہ ملے کہ پرچہ آپ کو نہیں ملا ہمیں یقین ہوتا ہے کہ پرچہ آپ کو مل ہی گیا ہوگا۔ پس اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔

متعدد خریداران کا چندہ ختم ہو چکا ہے لیکن اِس دفعہ پرچہ انہیں بھیج دیا گیا ہے۔ امید ہے ایسے تمام دوست جلد از جلد چندہ ارسال فرما دیں گے یا اپنی جماعت کے لوکل محصل کو دیگر چندوں کے ساتھ ادائیگی کر کے ہمیں اطلاع دے دیں گے تاکہ ان کی ادائیگی ریکارڈ کر لی جائے۔

آپ کے تعاون سے ہم آپ کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔

پرچہ کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے ٭

مینجنگ ایڈیٹر

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

٭

حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف شہیدؓ مرحوم کے خاندان میں خوشی کی تقریب

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے لڑکے عزیزم صاحبزادہ سید محمد جمیل لطیف سلمہ ربہ کا نکاح عزیزہ رقیہ بیگم بنت محترم رستم خان صاحب شہید مرحوم پشاور کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰/-) حق مہر مورخہ ۸ اکتوبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا اور دعا فرمائی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلِ بیت عظام حضورؑ کے صحابہ کرام اور احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عرض دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی و دنیوی طور پر بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف عفی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بیت اللطیف ربوہ)

کامیابی اور درخواستِ دعا

عزیز پرویز احمد صاحب طارق (بی۔ ایس سی پنجاب یونیورسٹی و پشاور یونیورسٹی) ابن چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی نے پی۔ اے۔ ایف رسالپور اکیڈمی سے اپنا فلائینگ کا امتحان ۲۷ جون ۱۹۷۰ء کو کامیابی سے پاس کر لیا ہے اور اب خدا کے فضل سے وہ پائلٹ آفیسر ہو کر متعین ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ مزید کامیابیاں عطا فرمائے جو ملک اور قوم کے لئے بابرکت ہوں ٭

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو منعقد ہوگا

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے ہر لجنہ تجاویز بھجوائے تاکہ ایجنڈا تیار کر کے بھجوایا جائے۔ تجاویز آنے پر ہی ایجنڈا تیار کر کے بھجوایا جا سکتا ہے۔ تجاویز ایسی ہونی چاہئیں جن سے لجنہ اماء اللہ کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کراچی کو مصنوعی ٹانگ لگنے سے پٹھوں میں کمزوری کی شکایت ہے جس کے باعث جلن اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں ٭

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴